# 98382-والد کا بیٹی کو پردہ ترک کرنے کا کہنا لیکن بیٹی اسے واجب سمجھتی ہے

## سوال

ایک لڑکی پردہ کرنا چاہتی ہے، اس نے پردہ فرض ہونے کی دلیل پڑھی اور یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ پردہ کرنا فرض ہے، لیکن اس کا والد دین پر شدت سے عمل کرنے کے باوجود پردے کو مستحب سمجھتا ہے (والد نے پردہ کے سارے دلائل کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنی رائے یہی اختیار کی ہے) ہوسکتا ہے اسے اپنے نظریہ کی بنا پر لڑکی کے امن سے خدشہ لاحق ہو، یا پھر وہ اس کے اخلاص میں شک کرتا ہو.
اس لیے اس نے اسے پردہ کرنے سے منع کر دیا ہے، اس کے باوجود اس نے اس شرط پر پردہ کرنے کی اجازت دی ہے کہ اگر وہ سورۃ البقرۃ حفظ کر لے تو پھر پردہ کر سکتی ہے (وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اس طرح اس کا اخلاص اور پختہ ہو جائیگا).

لیکن لڑکی کو خدشہ ہے کہ اس میں بہت زیادہ وقت لگے گا، اور وہ نقاب اور پردہ نہ کرنے کی بنا پر گنہگار ہوگی، اس نے والد کے سامنے اخلاص ظاہر کرنے کی بہت کوشش کی ہے لیکن والد کے لیے یہ کافی نہیں ہوا، اور لڑکی اس کی نافرمانی بھی نہیں کرنا چاہتی، کیونکہ والد بیمار ہے اور خدشہ ہے کہ اس سے والد کو دلی صدمہ پہنچے گا، جس کی بنا پر بیماری میں شدت پیدا ہو سکتی ہے، اور والد کے ارادہ کے برخلاف بیٹی کا پردہ کرنا والد کی بیماری میں شدت کا سبب بن سکتا ہے.

اور جب لڑکی نے اس مسئلہ میں دوسری عورتوں کے ساتھ بات چیت کرنے کی کوشش کی تو عورتیں یہ سمجھنے لگیں کہ وہ انہیں اپنے چہروں کا پردہ کرنے پر تیار کرنا چاہتی ہے، اور وہ پردہ نہ کر کے گنہگار ہو رہی ہیں، حالانکہ لڑکی نے انہیں ایسی کوئی بات نہیں کی، اور انہیں بتایا ہے کہ وہ ان پر اپنی رائے ٹھونسنے کی کوشش نہیں کر رہی، لیکن وہ اسے نہیں سمجھ سکیں، کیونکہ وہ سب پردہ کرنا سنت سمجھتی ہیں، اب لڑکی کو کیا کرنا چاہیے ؟

کیا والد اسے سنت سمجھنے اور فرض نہ سمجھے اور اسے پردہ نہ کرنے کا حکم دینے کی بنا پر گنہگار ہوگا، اور کیا والد کے لیے ایسا کرنا حرام ہے، اور کیا آپ اس کی کوئی دلیل دے سکتے ہیں ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

بہت سے دلائل کی بنا پر علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق عورت پر اجنبی اور غیر محرم مردوں سے چہرے کا پردہ کرنا واجب ہے، ان دلائل کا بیان سوال نمبر (11774) کے جواب میں ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

دوم :

لڑکی کے لیے چہرے کا پردہ نہ کرنے میں والد یا والدہ کی اطاعت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی جو کہ سب مخلوق کا خالق ہے کی نافرمانی و معصیت میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی.

اسی طرح باپ کے لیے بھی جائز نہیں کہ جب بیٹی چہرے کا پردہ کرنے کی قائل ہو وہ بیٹی کو چہرہ ننگا رکھنے کا حکم دے، چاہے وہ نقاب کرنے کو مستحب ہی سمجھتا ہو؛ کیونکہ وہ اس کی مکلف ہے جس کا اسے علم ہے، اور جس پر وہ مطمئن ہے، اور روز قیامت اسے اس کے متعلق جواب دینا ہے.

کیونکہ روز قیامت بندے کے قدم اس وقت تک ہل بھی نہیں سکتے جب تک کہ اسے اس کے علم کے متعلق یہ نہ پوچھ لیا جائے کہ اس نے اس میں عمل کیا کیا تھا، اور اس سے اس کے والد کی رائے اور اطمنان کا سوال نہیں کیا جائیگا، اس لیے اگر وہ پردہ نہیں کرتی تو وہ اپنے پروردگار کی نافرمان ہوگی، تو اس صورت میں اسے والد کی اطاعت کیا فائدہ دے گی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"نافرمانی و معصیت میں اطاعت نہیں ہے، بلکہ اطاعت و فرمانبرداری تو نیکی میں ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7257) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840).

سوم :

اگر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ مسلمان عورت کے لیے اجنبی اور غیر محرم مردوں سے چہرے کا پردہ کرنا مستحب ہے، واجب نہیں تو پھر بھی والد یا کسی اور کو یہ حق نہیں کہ وہ بیٹی کو چہرہ ننگا رکھنے کا حکم دے، کیونکہ اس طرح وہ اللہ تعالی کے حکم کی مخالفت کر رہا ہے، اور پھر مسلمان شخص اپنے نفس کو اس کی اجازت کیسے دے سکتا ہے کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے ایک حکم دیں، اور پھر وہ خود اس کے خلاف حکم دیتا پھرے، اور جس کا حکم اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے وہ اس سے منع کرے.

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان تو یہ ہے :

.{اور (دیکھو) کسی بھی مومن مرد اور عورت کو اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلہ کے بعد اپنے امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا}.الاحزاب (36).

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

.{سنو جو لوگ اللہ کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے، یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچ جائے}.النور (63).

معاملہ اس سے بھی بہت زیادہ خطرناک ہے کہ چہرے کا پردہ کرنا اور نقاب پہننا مستحب ہے یا واجب، جو شخص بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے سے منع کرتا ہے، اسے اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے.

لیکن بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف حکم دینے والے چاہے وہ باپ ہو یا کوئی اور وہ یہ تصور کرے کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی موجودگی میں آپ کی بیٹی کو چہرے کا پردہ کرنے کا حکم دیں جیسا کہ آپ اعتقاد رکھتے ہیں کہ چہرے کا پردہ مستحب ہے نہ کہ واجب ہے تو کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کرینگے، یا کہ آپ یہ کہینگے کہ میں نے سن لیا اور اطاعت کی.

یقینا ہر مومن شخص اس کے علاوہ کچھ نہیں کہہ سکتا (ہم نے سن لیا اور اطاعت کی) جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے درج ذیل آیت میں فرمایا ہے :

.{ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ تعالی اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا، یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں}.النور (51).

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلاواسطہ سنی ہوئی سنت اور ثقہ اور با اعتماد راویوں کی طرف سے ہم تک نقل کردہ سنت میں کیا فرق ہوا.

ہم پہلی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کیوں کرتے ہیں، اور دوسری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور مخالفت کیوں کرتے ہیں !!

چہارم :

جب باپ کو یہ خدشہ ہو کہ اس کے نقاب پہننے اور پردہ کرنے سے بیٹی کو اذیت اور نقصان پہنچ سکتا ہے، اور یہ خوف حقیقی ہو اور اس کے ظاہری اسباب بھی ہوں مثلا مسلمان عورت ایسی جگہ رہتی ہو جہاں نقاب کرنے والی کے ساتھ زیادتی کی جائے، تو پھر اسے نقاب نہ کرنے کا کہنے میں کوئی حرج نہیں، اور نقصان و ضرر کو دور کرنے کے لیے بیٹی اس میں باپ کی اطاعت کریگی.

لیکن اگر خوف اور خدشہ خیالات اور گمان اور وسوسوں کا نتیجہ ہو جس کا حقیقت اور ظاہر امور سے کوئی تعلق نہ ہو تو پھر لڑکی کے لیے نقاب اتارنے اور پردہ نہ کرنے میں والد کی اطاعت کرنی جائز نہیں.

پنجم :

لڑکی کو چاہیے کہ وہ اپنے والد کو نصیحت کرے، اور اسے اس پر قائل کرے کہ اسے وہی قول اختیار کرنے کی آزادی ہے جسے وہ صحیح سمجھتی ہے، چاہے وہ اس کے دلائل معلوم ہونے، یا پھر کسی ثقہ اہل علم کی بات مان کر قول اختیار کیا جائے، اور لڑکی کے لیے شرعا جائز نہیں کہ وہ صرف اس بنا پر اس قول کو چھوڑے کہ وہ اس کے والد کی رائے کے مخالف ہے.

اور اسی طرح والد کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ لڑکی پر اپنی رائے مسلط کرے، اور اسے پردہ کرنے سے منع کر کے اسے گناہ اور معصیت کا مرتکب کرے، چاہے وہ ایک یا دو یا زیادہ بار ترک کرے، تو جب بھی وہ اجنبی اور غیر مردوں کے سامنے چہرے ننگا کر کے نکلے گی وہ گنہگار ٹھرے گے.

امید ہے کہ وہ اپنے والد کو اس پر قائل کرنے کے لیے کسی اور سے بھی معاونت اور مدد لے لے.

امید ہے کہ اس جواب سے آپ کے سامنے واضح ہو گیا ہو گا کہ والد کو پردے کے واجب ہونے پر قائل کرنے کا مسئلہ نہیں، ہو سکتا ہے دلائل کی وضاحت اور مخفی کی بنا پر وہ قائل ہوں یا نہ بھی ہو، اور قائل کرنے کے طریقوں کے اعتبار سے بھی منحصر ہے.

لیکن جس مسئلہ پر توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ لڑکی کے لیے والد کی رائے پر عمل کرنا ضروری اور لازم نہیں، اور جس پر وہ خود مطمئن ہے اسے اپنے والد کی رائے اور اسے قائل کرنے کی وجہ سے اسے ترک کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی والد کے لیے جائز ہے کہ وہ بچی پر اپنی رائے کو لازم کرے.

اور سورۃ البقرۃ حفظ کرنے تک پردہ نہ کرنے کے گناہ میں پڑنے کا کوئی معنی نہیں، یا پھر کہ جب تک وہ بچی کے اخلاص کا یقین نہیں کر لیتا اس وقت تک وہ پردہ نہ کرے، بلکہ جب بھی بچی بے پردہ ہو کر اجنبی اور غیر محرم مردوں کے سامنے نکلے گی تو وہ گنہگار ہو گی، جیسا کہ اوپر بیان بھی ہو چکا ہے.

چنانچہ جب والد اسے سمجھ لے اور بچی کو پردہ کرنے دے تو یہی مطلوب و مقصود ہے، اور اگر وہ اسے پردہ کرنے سے منع کرنے پر مصر رہے تو اصلا اس معاملہ میں والد کی اطاعت نہ کرے جیسا کہ اوپر کی سطور میں بیان ہو چکا ہے.

لیکن اگر بچی کو خدشہ ہو کہ باپ کی مخالفت کرنے سے والد بیمار ہو جائیگا، تو وہ باپ کے ساتھ ہونے کی صورت میں چہرہ ننگا کر لے، لیکن جب وہ اکیلی یا والد کے علاوہ کسی اور کے ساتھ ہو تو چہرے کا پردہ کرے، اور والد کو اس کی خبر نہ ہونے دے

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے، اور ثابت قدم رکھے.

واللہ اعلم.